PARHLO PAKISTAN

اب آپ ہر قسم کے ناول ہماری ویب سائٹ سے مفت حاصل کر سکتے ہیں۔

اس کے علاوہ ہماری ویب سائٹ ناولز رائٹرز کے لئے آفر بھی دیتی ہے۔ اگر آپ لکھنے کے شائق ہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ آپ کے ناولز کے علاوہ ناول کے بہترین ہونے پر آپ کو کیش پرائز بھی دیں گے

ابھی اپنا ناول EMAIL کریں اور اپنے لکھاری ہونے کا فائدہ اٹھائیں۔

WHATSAPP GROUP : 0318-9992829

PARHLO.COM.PK@GMAIL.COM

سندس ولا

محترمی مدیر
سلام شوق!
ارسال کردہ سچ بیانی کچھ عجیب سی لگے گی۔ پُراسرار واقعات برتے ہی ایسے ہیں کہ سمجھ میں نہ آئیں۔ عقل کی کسوٹی پرکھرے نہ اتریں۔ اس تحریر میں بھی کچھ ایسا ہی ہے کہ عقل میں نہ سمائے لیکن یقین کرنا ہی پڑتا ہے۔

مہوش اسد شیخ
(فیصل آباد)

میرا معمول تھا کہ عصر سے مغرب تک کا وقت کتب کے مطالعہ میں صرف کرتا۔ اس وقت بھی میں ری میں بیٹھا انہماک سے ایک کتاب کے مطالعہ میں وف تھا۔

''مولانا جی......'' مجھے اپنے عقب میں سرگوشی سنائی دی۔ مڑ کر دیکھا تو اک دبلا پتلا نحیف سا نوجوان کسی مجرم کی طرح سر جھکائے کھڑا تھا۔

میں کوئی مولانا نہیں تھا بس اللہ پاک نے میرے

Protected with free version of Watermarkly. Full version doesn't put this mark.

عیب چھپا کر مجھے عزت دے رکھی تھی۔
"جی فرمائیے!" میں نے نرم لہجے میں کہا۔
"میرے لیے دعا کر دیجیے۔" وہ یکدم روتا ہوا میرے قدموں میں گر گیا۔
"ہوا کیا ہے بھائی؟"
میں اپنی نشست سے اٹھ کھڑا ہوا۔ جھک کر اسے اٹھایا۔ صد شکر اس وقت لائبریرین کے علاوہ وہاں کوئی نہ تھا۔
"یہاں بیٹھو اور بتاؤ ہوا کیا ہے؟"
میں نے اس نوجوان کی پشت سہلاتے ہوئے اسے اپنے سامنے کرسی پہ بیٹھا دیا۔ اس کا وجود ہچکیوں کی زد میں تھا۔ آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ چکی تھی۔
کچھ دیر بعد وہ بولنے کے قابل ہوا۔ "میرے لیے دعا کر دیجیے، میرا رب مجھے معاف کر دے۔" وہ میری طرف دیکھتے سے گڑگڑا رہا تھا۔
"رب بہت رحیم ہے اس سے معافی مانگو تو سو دل و جان سے معاف کر دیتا ہے۔ تم صدق دل سے معافی مانگو وہ ضرور معاف کر دے گا۔" میں نے شفقت بھرے لہجے میں اسے تسلی دی۔
"میرا گناہ بہت بڑا ہے اس لیے تو آپ کے پاس آیا ہوں، آپ اللہ کے بہت قریب ہیں، آپ سفارش کریں گے تو وہ مجھے ضرور معاف کر دے گا۔ مجھ سے زنا ہو گیا ہے۔" کہہ کر وہ دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپا کر بلک بلک کر رونے لگا۔
مجھے اپنا وجود کسی طوفان کی زد میں محسوس ہونے لگا۔
رب کتنا رحیم و کریم ہے وہ کیسے اپنے بندوں کی پردہ پوشی کرتا ہے۔ توبہ کرنے والوں کی توبہ قبول کر کے کیسے عزت بخشتا ہے۔ مجھے لگا آج میری توبہ قبول ہو گئی۔ میں اپنے رب کے بارے میں جتنا سوچے جا رہا تھا اس کی محبت میں ڈوبے جا رہا تھا۔
میری حیرت کی انتہا تھی، وہ نوجوان جس سے ایک بار زنا سرزد ہو گیا وہ سفارش کے لیے اس شخص کے پاس آیا تھا جس کی آدھی زندگی گناہوں کی دلدل میں بسر ہوئی ہے۔ میں اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہو گیا، واقعی میرا مولا جسے چاہتا ہے عزت بخش دیتا ہے۔

☆☆☆

یہ جون کے مہینے کی ایک شام تھی، موسم کچھ دنوں سے خاصہ گرم تھا مگر اس روز بارش جم کر برسی تھی اور موسم خوشگوار ہو گیا تھا۔ میں اپنی موٹر سائیکل لیے موسم سے لطف اندوز ہونے گھر سے نکل پڑا۔ پہلے ندیم (دوست) کی طرف گیا۔ اس کے ساتھ کچھ وقت گزارا، باتوں باتوں میں فیصلہ ہوا کہ افضل سے بھی ملاقات کر لی جائے۔ اس کا احوال دریافت کیے بھی کافی وقت بیت چکا تھا۔ ساتھ ہی ساتھ یہ بھی متفقہ فیصلہ ہوا کہ رات کا کھانا باہر کہیں کھایا جائے۔
ہم اپنی اپنی موٹر سائیکل پہ سوار شام سات بجے افضل کے ہاں پہنچے اسے میں نے اپنی موٹر سائیکل کے پیچھے بیٹھایا اور کریم گارڈن میں خیام ریسٹورنٹ کا رخ کیا۔
خوشگوار ائیر کنڈیشن ماحول میں کھانا کھانے کے بعد آئس کریم بھی کھائی۔ خوش گپیوں میں وقت گزرنے کا پتا ہی نہ چلا۔
"یار بہت وقت ہو چکا، ابو میری راہ دیکھتے ہوں گے۔"
ندیم کے کہنے پر رات دس بجے ہم ریسٹورنٹ سے نکلے۔ ندیم نے وہیں ہمیں الوداع کہا اور اپنی راہ ہو لیا۔ اس کے گھر والے کچھ سخت مزاج واقع ہوئے تھے۔ لڑکوں کو بھی لڑکیوں کی مانند سات پردوں میں چھپا کر رکھنا چاہتے تھے۔ میں اور افضل اس معاملے میں خوش قسمت تھے، آزادی سے ہر جگہ آ جا سکتے تھے۔
میں افضل کو اس کے گھر چھوڑنے چل دیا۔ کچھ دیر اس کی کالونی میں سنسان سڑک پہ چہل قدمی کے دوران ہم نے سگریٹ نوشی کا نشہ پورا کیا۔
"اچھا یار رات بہت ہو چلی ہے۔ اب گھر چلنا چاہیے۔"
اس نے میرے شانے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تو میں نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔
موٹر سائیکل پہ اسے اس کے گھر کے مرکزی گیٹ کے سامنے اتارا اور خود میں...... میرا ابھی گھر جانے کو من نہیں کر رہا تھا سو سڑکیں ناپنے نکل پڑا۔
میں سیٹی کی دھن پہ ایک انڈین گانے گنگناتا، موٹر سائیکل سست روی سے چلاتا، ٹھنڈی ٹھنڈی مست ہوا کے مزے لیتا جا رہا تھا۔
افضل کی کالونی میں ہی سڑکوں پہ سرگشت کر رہا تھا کہ ایک گھر کے مرکزی گیٹ پہ مجھے ایک دوشیزہ کھڑی دکھائی دی۔ رات کے اس پہر تنہا لڑکی دیکھ کر مجھے حیرت کا جھٹکا لگا

مگر اگلے ہی لمحے میں سمجھ گیا کہ یہ کیا بات ہے وہ نمبر عورت ہے ایک نمبر ہو یا دو نمبر...... مجھے اس سے کوئی سروکار نہ تھا بس لڑکی تھی میرے لیے یہی کافی تھا۔
"دل مجھے دے دو
تمہیں دے دیا ہے
جان
وفا نہیں کریں گے صنم"
میری بائیک کی رفتار مزید سست ہو چکی تھی، میں شوخ انداز میں بآواز بلند گنگناتا اس کے گھر کے آگے چکر لگانے لگا۔ وہ دوپٹے کا اک پلو ہاتھ میں لیے مسلسل لجا لجا کر مسکراتی رہی۔ اس کا یہ انداز میرا حوصلہ بڑھا رہا تھا۔
سفید لباس میں ملبوس چاند سا روشن چہرہ...... اندھیرے میں ہونے کے باوجود اس کا دمکتا چہرہ صاف دکھائی دے رہا تھا۔
کچھ وقت یونہی بیت گیا۔
اس نے گلی میں دائیں بائیں دیکھتے ہوئے مجھے ہاتھ کے اشارے سے قریب بلایا۔
میری مراد بر آئی، دل بلیوں اچھلنے لگا، میں اپنی موٹر سائیکل ایک طرف اندھیرے میں کھڑی کر کے ادھر ادھر دیکھتا اس کے دروازے کے قریب چلا گیا۔

مجھے آتا دیکھ کر اس نے اپنا دروازہ کھول دیا اور مجھے اندر آنے کی دعوت دی اور خود گھر کے اندرونی حصے کی طرف بڑھ گئی۔
میں اپنے مچلتے جذبات سنبھالے تیزی سے اس کی دہلیز پار کر گیا...... اندر جاتے جاتے میری نظر مختی سے اس کی تختی جس پہ "سسندس ولا" لکھا تھا پہ پڑی تھی۔ سندس...... کتنا خوبصورت نام ہے میں نے لمحہ بھر کو سوچا اور آگے بڑھ گیا۔
وسیع صحن اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔
"یہاں اتنا اندھیرا کیوں ہے؟"
میں اس کی قیادت میں قدم اٹھاتا آگے بڑھ رہا تھا۔
"بجلی نہیں ہے۔" اس نے مڑ کر میری طرف دیکھتے ہوئے سپاٹ لہجے میں کہا۔ میں نے محسوس کیا کہ جیسے اس کی نگاہ پتھرائی ہوئی سی ہے۔ ان آنکھوں میں مجھے زندگی کی رمق دکھائی نہیں دی۔
میری رگوں میں سنسنی سی دوڑ گئی۔ جلد ہی میں نے اپنے واہمات کو جھٹک کر خود کو سنبھال لیا۔
وہ مجھے پچھلی جانب بنے کمرے میں لے گئی۔

قارئین کے لیے خوش خبری
ماہنامہ پاکیزہ کراچی
مشہور و معروف سینئر مصنفہ
رفعت سراج
کے قلم کا شاہکار قسط وار ناول
پلکوں سے اٹھاؤں اس کو
جلد ہی پاکیزہ کے صفحات کی زینت بننے جا رہا ہے
انسانی نفسیات کی پیچیدگیوں کو نہایت مہارت سے اپنے قلم کی نوک سے سلجھانے والی قلم کار کی ایک اور شاندار تحریر
آج کی نوجوان نسل کے وہ نفسیاتی مسائل جو شاید ابھی تک زیر بحث نہیں لائے گئے
قارئین برسوں اس تحریر کو برسوں یاد رکھیں گے

Protected with free version of Watermarkly. Full version doesn't put this mark.
PARHLO.COM.PK

ملک بھر میں جاسوسی ڈائجسٹ پبلی کیشنز کے

جاسوسی ڈائجسٹ، سسپنس ڈائجسٹ، ماہنامہ پاکیزہ، ماہنامہ سرگزشت

ملنے میں اگر دشواری ہے تو مندرجہ ذیل نمبرز پر ہمارے نمائندوں سے رابطہ کیجیے۔

کراچی	03002680248	گجرات	03016215229	سیالکوٹ	0524568440
لاہور	03004009578	وزیرآباد	03456892591	میرپور AK	03460397119
ملتان	03006301461	لالہ موسیٰ	03216203640	اٹک سٹی	057210003
حیدرآباد	03213060477	خانپور	03337472654	دیپالپور	03004854922
سرگودھا	03447475344	کوہاٹ	03325465062	لیہ	03002373988
[illegible]	03005930230	ساہیوال	03446804050	قصبہ [illegible]	03083360600
[illegible]	03337805247	پاکپتن	03006946782	عارف والا	03008758799
فیصل آباد	03006698022	مظفرآباد	03469616224	لورالائی	03023844266
راولپنڈی	03335205014	بورے والا	0334719395[illegible]	کوٹلہ ارب علی خان	03016299433
نواب شاہ	03003223414	وہاڑی	03136844650	جلالپور پیروالا	03338303131
سکھر	03009313528	تونسہ شریف	03346712400	ہری پور	03321905703
رحیم یار خان	03055872626	ڈیرہ غازی خان	03336481953	چکوال	03348761952
بہاولپور	0622730455	بہاولنگر	03336320766	وہوا	03346383400
گوجرانوالہ	03316667828	[illegible]	03329776400	حافظ آباد	0307-6479946
جہلم	03235777931	رائے ونڈ	03004719056	واہ کینٹ	0301-5497007
سیالکوٹ	03008711949	[illegible]	03317400678	ایبٹ آباد	0992335847
جھنگ	0477626420	ڈیرہ اسماعیل خان	03349738040	[illegible]	03454678832
بھکر	03377979701	چشتیاں	03348761952	مانسہرہ	0333-5021421
منڈی بہاؤالدین	0331-7619788	[illegible] آباد	0301-7681279	کوٹ رادھا کشن	03004997290
[illegible]	0300-9463975	سمبڑیال	0333-8604306	قصور	0300-6[illegible]75020
حجرہ شاہ مقیم	03006968881	ٹوبہ ٹیک سنگھ	0315-6565459		

جاسوسی ڈائجسٹ پبلی کیشنز

63-C فیز II ایکسٹینشن ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی مین کورنگی روڈ کراچی فون 35895313

E-mail:jdpgroup@hotmail.com

”بیٹھو.... میں ابھی آتی ہوں۔“ وہ بستر کی طرف اشارہ کرکے پلٹنے لگی۔

”یہاں تو لائٹ ہے.... پھر باہر کیوں نہیں....؟“

میں نے نادانستگی میں سوال کر ڈالا۔

اس نے ایک بار پھر مجھے گھورا اور بنا جواب دیے پلٹ گئی۔

”یہاں یو پی ایس کا کنکشن ہوگا شاید....“ میں نے کندھے اچکاتے ہوئے خود ہی اپنے سوال کا جواب دیا اور کمرے کا جائزہ لینے لگا۔ ہر شے سلیقے سے اپنی جگہ دھری تھی۔ صاف ستھرا، بے داغ اور شکن سے پاک بستر....

پلنگ کی پائنتی کی طرف ٹیلی ویژن ٹرالی رکھی ہوئی تھی جس پر قدرے بڑے سائز مگر پرانے ماڈل کا ٹی وی رکھا تھا۔

اسے گئے تقریباً دس منٹ بیت چکے تھے، جانے کدھر چلی گئی تھی۔ شاید چائے پانی کا بندوبست کرنے گئی ہے۔

میں بے صبری سے اس کا انتظار کرتا بے شکن بستر پر آ بیٹھا۔

ایسا نہیں تھا کہ میری زندگی میں ایسا موقع پہلی بار آیا تھا بلکہ اس پچیس سالہ زندگی میں درجنوں لڑکیاں میری راتیں رنگین بنا چکی تھیں۔ مجھے تو ان کے نام، تعداد اور صورتیں تک یاد نہ رہی تھیں۔

بیٹھے بٹھائے ایسا موقع مل جائے، کوئی خود کو آپ کے سامنے پیش کر دے تو جذبات مچل ہی جاتے ہیں۔ بس میری حالت بھی کچھ ایسی ہی تھی دل آنے والے لمحوں کے تصور سے ہی مچلے جا رہا تھا۔ انتظار کا اک اک لمحہ صدیوں پر محیط لگ رہا تھا۔

”آ بھی جا.... آ بھی جا....“

میں بیتی کی دھن پر مدھم سُر میں گنگنانے لگا۔ اچانک کمرے کی لائٹ جلنے بجھنے لگی۔

”ارے یہ کیا مصیبت ہے؟ لگتا ہے یو پی ایس جواب دے رہا ہے۔“

میں اس صورت حال سے جھنجلا اٹھا۔

عین اسی لمحے ٹی وی خود بخود آن ہو گیا۔

میں بھونچکا کر سیدھا ہوا۔

ٹی وی کی اسکرین پہ چلتا منظر دیکھ کر میں خباثت سے مسکرا دیا۔

ایک مرد، نیم برہنہ عورت کے وجود پر سوار اس کا جسم نوچ رہا تھا، عورت چلا رہی تھی۔ مرد ان چیخوں سے اپنی پیاس بجھا رہا تھا۔ ہوس مٹا چکا تو قریب رکھا تکیہ عورت کے منہ پہ رکھ دیا۔ عورت کا وجود کچھ دیر تک زور زور سے پھڑ پھڑانے کے بعد ٹھنڈا پڑ گیا۔ میری پیشانی پہ شکنیں سی پڑ گئیں۔

اگلا منظر مجھے حواس باختہ کر دینے کو کافی تھا۔ اب عورت کا مردہ چہرہ اسکرین پہ صاف دکھائی دے رہا تھا۔

”یہ تو وہی ہے....“

میں نے ہراساں نگاہوں سے دروازے کی طرف دیکھا جہاں ابھی کچھ دیر پہلے وہ موجود تھی۔

”یہ.... یہ تو وہی جگہ ہے، وہی بستر....“

میں تیزی سے پلنگ سے اٹھ کھڑا ہوا، تیز تیز چلتے جنس کے ساتھ کمرے پہ طائرانہ نگاہ ڈالی۔

نگاہ خود بخود ایک بار پھر دروازے کی سمت اٹھی تو ہلنا بھول گئی۔

وہ بکھرے بال، چاک گریبان، جگہ جگہ سے پھٹے ہوئے لباس اور آدھے کھلے ستر کے ساتھ دروازے میں ایستادہ تھی۔ ”مخطرہ ہے“ ایک سرگوشی سی میرے اندر ابھری۔ مجھے احساس ہو چکا تھا کہ میں کسی آسیبی چکر میں پھنس چکا ہوں۔ میرا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔

مجھے موت سامنے دکھائی دے رہی تھی۔ جانے پھر کہاں سے مجھ میں اتنی ہمت پیدا ہوئی کہ میں نے موت کو پچھاڑنے کی ایک بار سعی کرنے کا سوچا اور برق رفتاری سے دروازے کی طرف بڑھا، اسے پرے دھکیلتے ہوئے باہر بھاگا.... بھاگتے بھاگتے میں دوسرے کمرے میں داخل ہو گیا، خون کی تیز بو میرے نتھنوں سے ٹکرائی میرے قدم ٹھٹک گئے، بستر پہ کسی کا مردہ وجود خون میں لت پت پڑا تھا، چہرے پہ نگاہ پڑی تو رہی سہی جان بھی نکل گئی۔ یہ وہی مرد تھا جسے میں ٹیلی ویژن اسکرین پہ عورت کے ساتھ زبردستی کرتے دیکھ چکا تھا۔

ہمت مجتمع کرتا میں مرکزی گیٹ کی طرف بھاگا۔

نسوانی قہقہوں نے بہت دور تک میرا تعاقب کیا تھا۔ موٹر سائیکل پہ سوار ہو کر گھر تک کیسے پہنچا کچھ ہوش نہیں، بس اتنا یاد ہے کہ سڑکیں بالکل سنسان تھیں، ٹریفک کے نام پہ بس میری موٹر سائیکل دوڑی چلی جا رہی تھی۔ جانے یہ رات کا کون سا پہر تھا؟ ایسی ویرانی پہلے

Protected with free version of Watermarkly. Full version doesn't put this mark.

کبھی دیکھنے کو نہ ملی تھی۔

میں موٹر سائیکل سمیت اپنے گھر کے سامنے آ گرا تھا..... اس کے بعد کیا ہوا کچھ یاد نہیں، میں اپنے حواس کھو بیٹھا تھا۔

جب آنکھ کھلی تو ماں جی میرے سرہانے بیٹھی قرآن کی تلاوت کر رہی تھیں۔

میرے ایک ہاتھ میں درد کی ٹیسیں اٹھی، دیکھا تو ڈرپ لگی ہوئی تھی۔

"مجھے کیا ہوا ہے؟" میرے لب ہلے مگر آواز برآمد نہ ہوئی۔

اگلے لمحے سے پیشتر وہ خوفناک رات کسی فلم کی مانند میرے دماغ کی اسکرین پہ چل پڑی۔

میں چیخنا چلانا چاہتا تھا مگر آواز حلق میں اٹک چکی تھی۔

میں نے خوف سے آنکھیں میچ لیں اور لعاب نگلتے ہوئے آیت الکرسی اور جو جو قرآنی آیات یاد تھیں زیرِ لب دہرانے لگا۔ میں نے محسوس کیا کہ میں ایک بار پھر حواس کھو رہا ہوں۔ میری یہ حالت کب تک رہی کچھ خبر نہیں۔ سب میرے لیے بہت پریشان رہے، مجھ سے بارہا پوچھا گیا کہ کیا ہوا تھا مگر میں کچھ بھی ان کے گوش گزار کرنے سے قاصر تھا۔

جب طبیعت سنبھلی تو سب سے پہلے افضل کو فون کیا۔ سندس ولا میرے حواسوں پہ چھایا ہوا تھا، کسی پل چین نہیں آ رہا تھا۔ میں اس کی حقیقت جاننا چاہتا تھا۔

"یار...... وہ...... س...... سندس...... و...... ولا......" حال احوال دریافت کرنے کے بعد میں اصل مدعا کی طرف آیا، مگر زبان یکدم ہکلانے لگی۔

"سندس ولا...... اس ویران مکان کی بات کر رہا ہے ناں......" اس نے تصدیق چاہی۔

"ہا...... ہاں......" میں نے زبان پھیر کر لبوں کو تر کرتے ہوئے کہا۔

یار سنا ہے وہاں ایک رات کسی لڑکی کا زیادتی کے بعد قتل ہوا تھا پھر اس کے کچھ ہی دیر بعد زیادتی کرنے والے کو بھی بے دردی سے موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ اس مرد کو کس نے مارا یہ پُراسرار معما پولیس نے حل کرنے کی بہت کوشش کی آخر تھک ہار کر فائل بند کر دی گئی۔

بتایا جاتا ہے کہ گھر والے اس رات کسی فنکشن میں گئے ہوئے تھے، واپس آئے تو قیامت بیت چکی تھی۔

وقت گزرا اور پھر سندس ولا میں عجیب و غریب واقعات رونما ہونے لگے۔ وہ لڑکی جس کا نام سندس بتایا جاتا ہے اس کی مدد کے لیے پکارنے کی آوازیں گھر میں گونجتی ہیں۔ گھر والوں نے اس مکان کو بیچنے کی بہت کوشش کی مگر ناکام رہے اور تھک ہار کر وہ مکان یونہی بند کر کے کہیں اور منتقل ہو گئے۔

عبدالکریم نام کی تختی لگی ہوئی تھی اس مکان کے باہر جانے کب اور کیسے سندس ولا کی تختی لگ گئی کسی کو معلوم نہ ہو سکا۔

"اب اس میں کتنی حقیقت ہے کتنا فسانہ ہے کچھ کہہ نہیں سکتا۔" افضل نے ساری بات سنانے کے بعد گہری سانس خارج کی۔

"اوہ......" میں معاملے کی تہہ تک پہنچ چکا تھا۔ میرے رونگٹے کھڑے ہو چکے تھے، انگ انگ کانپ رہا تھا۔

وہ لڑکی جو کسی کی درندگی کا نشانہ بنی تھی اب معاشرے سے مجھ جیسے ناسوروں کو ختم کرنے کا بیڑا اٹھائے بھٹک رہی تھی۔ وہ سب درندوں کو مار کر اپنی روح کو سرشار کرنا چاہتی تھی۔ دوسری لڑکیوں کو ان کے شر سے محفوظ کرنا چاہتی تھی۔

میرا رب میری توبہ کا منتظر تھا تبھی مجھے اس رات نئی زندگی بخش دی۔ توبہ کا اک نادر موقع......

میں سنبھل گیا، اس موقع سے فائدہ اٹھایا۔ میں اپنے رب کے حضور سربسجود ہو گیا۔ سچے دل سے توبہ کر لی۔

وہ وقت جو فحش مواد دیکھنے اور پڑھنے میں گزارا کرتا تھا اب نماز قرآن کی تلاوت میں صرف کرنے لگا۔ باقاعدگی سے لائبریری جانے لگا اور اسلامی کتب پڑھنے لگا۔ چہرے پہ سنت نبوی سجا لی۔ مغربی لباس چھوڑ دیا۔

رفتہ رفتہ لوگ میرا ماضی بھول گئے۔ آج مولانا کہہ کر مجھے پکارا جاتا ہے۔

اللہ پاک واقعی اپنے بندے سے ستر ماؤں سے بڑھ کر محبت رکھتا ہے اور ماں کبھی نہیں چاہتی کہ اس کی اولاد آگ کے گڑھے میں گرے۔

سو ہمارا رب بھی ہر دم ہماری توبہ کے انتظار میں رہتا ہے۔ یا اللہ تیرا شکر ہے تو نے مجھے توبہ کی توفیق دی۔

++

PARHLO.COM.PK

Protected with free version of Watermarkly. Full version doesn't put this mark.